دنیا بھر میں اسلامی تعلیمات کی ترویج و نشر و اشاعت کیلئے

سعودی اداروں کی چند نمایاں خدمات

مولانا عابد مجید مدنی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

اسلام ایسا دین ہے جو اسلامی وحدت و یگانگت اور یک جہتی کا درس دیتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اہل اسلام ایک دوسرے کے ساتھ باہمی محبت و پیار اور الفت کے ساتھ زندگی گزاریں تاکہ وہ نہایت با عزت اور خوشحالی کی زندگی بسر کرسکیں اور ان میں ایک جیسا توازن قائم ہو۔ سعودی عرب وہ اسلامی ملک ہے جو مذکورہ اہم مقصد کو ہمیشہ مدنظر رکھتا ہے۔ وہ ایسا ملک ہے جس کی بنیاد اور اساس صحیح اسلامی اور سلفی عقیدے و نظریے پر قائم ہے اور سالہا سال سے وہاں اسلامی احکام کی بالا دستی ہے۔ وہاں کی عدالتیں اسلامی فیصلے سناتی ہیں اور اسلامی حدود و قیود کا نفاذ کرواتی ہیں۔ اسلامی دعوت و تبلیغ اس حکومت کے قیام کا اہم ترین ہدف اور مقصد ہے اس نے خدمت حرمین شریفین کو ہمیشہ سے مدنظر رکھا ہوا ہے۔ سعودی حکومت جہاں یہ اہم ترین کارنامے سرانجام دے رہی وہاں اس نے پوری دنیا کے مسلمانوں کی بالخصوص اور عام انسانوں کی بالعموم ضرورتوں کو پورا کرنے اور خدمت کو بھی اپنا مرکزی نقطہ نظر قرار دیا ہوا ہے۔ علمی، ثقافتی، اقتصادی، معاشی، سیاسی، تبلیغی و اصلاحی حوالے سے بے شمار میدانوں میں سعودی خدمات متعدد اور بے شمار ہیں اس نے مختلف ممالک میں عربی زبان کو عام کرنے اور اسلامی تعلیمات کو ترویج دینے کیلئے بے شمار ادارے قائم کیے۔ اس اہم کام کو سرانجام دینے کیلئے بے شمار معلمین اور مبلغین، مشرق سے لے کر مغرب تک سعودی تنخواہوں پر مقرر ہیں۔ اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی غرض سے سعودی عرب بہت سی ان عالمی و اسلامی تنظیموں اور اداروں کی مالی واخلاقی امداد کرتا ہے۔ جو اسلامی خدمات پر مامور ہیں۔ خود سعودی حکومت کی سربراہی میں بہت سے ایسے ادارے قائم ہیں۔ جو اہل اسلام کی خدمت کو اپنا ہدف بنائے ہوئے ہیں۔ بہت سے ممالک میں مسلمان اقلیات ان سعودی اداروں سے فائدے اٹھاتی ہیں۔ یہ ادارے دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت کیے بغیر دینی، تبلیغی، اصلاحی اور امدادی پروگرام سرانجام دیتے ہیں ان اداروں کے قیام کے بعد اسلامی تعلیمات اور احکامات عام ہوئے ہیں جس کے اثرات سے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے۔ یہ سعودی حکومتی ادارے اسلامی تعلیمات کو عام کرنے میں مندرجہ ذیل امور کو مدنظر رکھتے ہوئے ہیں۔

۱۔ ہمیشہ یہ باور کرایا جاتا ہے کہ دین اسلام ایک عادلانہ دین ہے جو کہ اخلاقیات کو اولیت دیتا ہے اور تشدد کو پسند نہیں کرتا اور یہ ایسا دین ہے جو کہ فرقہ واریت کو فروغ دینے کی بجائے اتحاد و اتفاق کی طرف بلاتا ہے۔

۲۔ عالم اسلام کے مابین یک جہتی کو فروغ دینا اور اسلامی معاشروں کو ہر طرح کے فسادات سے محفوظ کرنے کی کوشش کرنا۔

۳۔ اسلامی معاشروں کی ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ ہر حکومت اور قوم کے ساتھ رواداری کا خیال رکھنا، ان کے قوانین کا احترام کرنا اور ان کے داخلی امور میں مداخلت نہ کرنا۔ مذکورہ چار طریقوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سعودی حکومت اور سعودی پرائیویٹ اداروں نے عالمی سطح پر تبلیغ اسلام اور اشاعت عقائد اسلامی کیلئے مندرجہ ذیل ذرائع اختیار کیے ہیں۔

دعوت و تبلیغ

اسلام جو کہ دین رحمت ہے اور نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے جہانوں کیلئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا اسی رحمت و شفقت کو مدنظر رکھتے ہوئے انبیاء علیہم السلام نے دعوت دین کا کام کیا اور ہر دور میں یہی دعوت مختلف قوموں اور علاقوں تک پہنچتی رہی۔ اس دعوت دین اور تبلیغ کیلئے امت مسلمہ میں ایک گروہ کی ذمہ داری ٹھہرائی گئی کہ انبیاء کے نہ ہونے کی صورت میں وہ اس رحمت پر مبنی دعوت کو لوگوں تک پہنچائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير يامرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون

آل عمران 14۔

ترجمہ:

تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہئے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے، نیکی کا حکم دے اور برائیوں سے منع کرے وہ لوگ کامیاب ہیں۔

منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون (توبه:١٢٢)

ترجمہ:

ان میں سے ایک گروہ ہو جو کہ دین کی سمجھ رکھتے ہوں اور وہ اپنی قوم کو ڈرائیں جب ان کی طرف واپس حقیقت یہ ہے کہ آج لوگوں کو مبلغین اور خدا کی طرف بلانے والوں کی ضرورت زیادہ ہے جو ان پر اسلام کے کمالات اور اس کے محاسن کو واضح کریں اسی وجہ سے سعودی حکومت نے اسلامی تبلیغ کو عام کرنے کیلئے مختلف طریقے اپنائے ہیں۔ ایک موقع پر سعودی فرمانروا ملک فہد بن عبدالعزیز نے کہا کہ اسلامی عقیدہ ہماری زندگیوں کا محور اور مرکز ہے جو کہ تعصب سے دور ہے۔ نبی کریم فرماتے ہیں۔

ليس منا من دعا الى عصبيه

جو شخص عصبیت کی طرف بلاتا ہے وہ ہمارے اسلامی طریقے پر نہیں ہے اسی طرح آپ نے بدعات سے بھی منع فرمایا: انہوں نے دلائل نبوی سے واضح کیا کہ ہم مسلمانوں پر لازم ہے کہ ہم صحیح اسلامی [illegible]ے کو اختیار کریں اور بدعات وخرافات سے اجتناب کریں۔

لہٰذا اس صحیح عقیدے کی اشاعت وتبلیغ کیلئے ضروری ہے کہ حکمت ودانائی کو اپنایا جائے جس کی طرف قرآن میں صریح نص سے واضح ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ادع الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة (سوره نحل ١٢٥)

ترجمہ:

رب کے راستے کی طرف حکمت ودانائی اور اچھے اخلاق کے ساتھ بلائیں۔

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کو بھی حکم ہوتا ہے کہ فقولا له قولا لينا لعله يتذكر او يخشى (طه:٤٤)

ترجمہ: پس دونوں نرمی سے بات کریں شاید وہ نصیحت پکڑے یا ڈر جائے۔

دعوت اسلامی لوگوں تک پہنچانے اور عام کرنے کیلئے سعودی حکومت نے متعدد وسائل اختیار کررکھے ہیں۔

قرآن کریم اور اس کی تعلیمات کو عام کرنے کا اہتمام

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ مضبوط رسی ہے اور سیدھا راستہ ہے جو ہدایات ربانی ہے۔ وہ دراصل خالق کون ومکان کی طرف سے انسانیت کیلئے واضح عربی زبان میں خطاب ہے جس کے پہنچانے کا حکم اس خالق نے دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت نے قرآن مجید کی تعلیمات کا عام کرنے کا خصوصی اہتمام کیا۔

ملک فہد اکیڈمی برائے طباعت قرآن مجید

سعودی حکومت کے موجودہ فرماں روا ملک فہد بن عبدالعزیز نے اپنے نام پر قرآن مجید کی طباعت کیلئے ایک خصوصی اشاعتی مرکز بنانے کا حکم دیا تاکہ وہاں سے قرآن مجید اور اسکے احکام پر مشتمل تقاریر چھپ کر لوگوں میں عام کی جائیں۔ لہٰذا 16 محرم الحرام 1403ھ کو خود ملک فہد حفظہ اللہ نے اس اکیڈمی کا افتتاح کیا اور کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اس منصوبے کو شروع کررہے ہیں اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ اسے خیر وبرکت کا ذریعہ بنائیں تاکہ اس سے لوگ فائدہ اٹھائیں اور اس کے مفاہیم ومعانی کو سمجھیں۔

یہاں سے چھپنے والا ہر نسخہ نادر اور ہر طرح کی غلطی سے پاک کرنے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ ملک فہد اکیڈمی برائے طباعت قرآن مجید کو دوسری زبانوں میں بھی شائع کیا جائے گا یہی وجہ ہے کہ عربی کے علاوہ دوسری کئی زبانوں میں لاکھوں نسخے چھپ کر پوری دنیا میں پھیل چکے ہیں۔ اب تک بیس زبانوں میں قرآن مجید شائع کرکے اسلامی مراکز کی وساطت سے عوام الناس تک پہنچا دیا گیا ہے۔

اس مدنی قرآن اکیڈمی کی طرف سے خوبصورت آواز میں لاکھوں کیسٹیں بھی اسلامی مراکز اور دینی اداروں تک رسائی حاصل کرچکی ہیں اور لوگ ان سے فائدہ اٹھا کر اپنے دلوں کو قرآنی تعلیمات اور تلاوت سے اپنے اذہان وقلوب کو منور ومعطر کررہے ہیں۔

حکومتی سطح پر بین الاقوامی حسن قرآن وتجوید کا سالانہ

> اسلامی تعلیمات کو عام کرنے کی غرض سے سعودی عرب بہت سی ان عالمی واسلامی تنظیموں اور اداروں کی مالی واخلاقی امداد کرتا ہے۔ جو اسلامی خدمات پر مامور ہیں۔ خود سعودی حکومت کی سربراہی میں بہت سے ایسے ادارے قائم ہیں۔ جو اہل اسلام کی خدمت کو اپنا ہدف بنائے ہوئے ہیں۔ بہت سے ممالک میں مسلمان اقلیات ان سعودی اداروں سے فائدے اٹھاتی ہیں

مقابلہ

سعودی حکومت سرکاری سطح پر ہر سال حسن قران کا مقابلہ کرواتی ہے پوری دنیا کے مسلمان قراء اور حفاظ اس مقابلے میں شریک ہوتے ہیں اور گرانقدر قیمتی انعامات حاصل کرتے ہیں یہ مقابلہ سعودی وزارت مذہبی امور کی نگرانی میں ہوتا ہے۔ امسال اس مقابلے کی اشاعت کا ایک سلسلہ سعودی حکومت نے ریڈیو پر بھی جاری کیا ہوا ہے۔ ملکی و غیر ملکی قراء کرام کی آواز میں تلاوت اور قرآن بیانات کو ریڈیو سے روزانہ نشر کیا جاتا ہے۔ مختلف طبقات کے لوگ ان کی تلاوت کو سن کر قران مجید سے اپنے قلوب کو روشن کرتے ہیں اب اس مقابلے کا نام شاہ عبدالعزیز مقابلہ حفظ قرآن رکھ دیا گیا ہے۔

مساجد کا اہتمام اور ان کی تعمیر

اسلامی دعوت کو عام کرنے کی غرض سے سعودی حکومت نے دوسرا اہم ذریعہ مساجد کو بنایا لہذا سعودی حکومت نے اور سعودی پرائیوٹ اداروں کی طرف سے پوری دنیا میں بے شمار اور ان گنت مساجد تعمیر کی گئیں اور ان میں مبلغین متعین کئے گئے کیونکہ اسلام کا مرکز اور محور مسجد ہے جس کی طرف دل لوٹتے ہیں اور انہیں وہاں اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے۔ مسجد امت مسلمہ کیلئے وہ مدرسہ اور سکول ہے جہاں مسلمان طلبہ تعلیم پاتے ہیں اور انہی مساجد کے ذریعہ بہت سے نامور اور ممتاز علماء مفکرین اور مدبر پیدا ہوئے جنہوں نے اسلام کے نام کو بلند کیا اور اسکا پرچار کیا۔ یہ حقیقت ہے کہ مساجد اسلامی تعلیمات کو پھیلانے اور عام کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت کے اہم ادارے (رابطے) کی زیر نگرانی ہر اس ملک کے دار الحکومت میں ایک عالی شان مسجد بنانے کا منصوبہ جاری ہے جہاں مسجد تعمیر نہیں کی گئی۔ سعودی حکومت کے تعاون سے اب تک 210 اسلامی مراکز کام کر رہے ہیں۔ جبکہ 1359 سے زائد مساجد پایہ تکمیل تک پہنچ کر اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ انمیں سے 18 مرائز ایسے ہیں جن کے پورے کے پورے اخراجات مکمل طور پر سعودی حکومت برداشت کرتی ہیں جن کی مالیت پانچ سو ملین ریال ہے جبکہ بیس ملین ریال سالانہ سعودی حکومت، رابطہ کو مساجد کی تعمیر و مرمت کیلئے فراہم کرتی ہے جن سے سینکڑوں مساجد کی تعمیر کا کام پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

خادم الحرمین شریفین نے اس منصوبہ کو جاری کرتے ہوئے کہا کہ سعودی حکومت کی تمام تر کوششیں اس لئے سرانجام دی جا رہی ہیں تا کہ توحید اور اسلامی عقیدے کا پرچار ہو اور اس کا علم بلند ہو، اس منصوبے کے تحت رابطہ کی انتظامیہ نے یہ بھی طے کیا ہر اس ملک میں جہاں مسلمان اقلیت کا شمار ہوتے ہیں وہاں کے مسلمان اسلامی تعلیمات سے متعارف ہوں اور ان کے آپس کے تعلقات بھی مضبوط ہوں۔ تمام اسلامی ممالک کی طرف سے اس منصوبے کو پذیرائی ملی اور انہوں نے تعاون کا یقین دلایا اس منصوبے پر عملدرآمد کئی ممالک میں شروع ہو چکا ہے جہاں سیاحوں اور زائرین کی آمد و رفت زیادہ رہتی ہے۔ آج یورپ اور امریکہ کا کوئی معروف شہر ایسا نہیں جہاں سعودی حکومت کے تعاون سے مسجد نہ تعمیر کی گئی ہو۔ وہاں کے لوگ ان اسلامی مراکز سے رجوع کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ وہاں مسلمان عبادات بھی سرانجام دیتے ہیں اس منصوبے کو جاری رکھنے کیلئے رابطہ کی اہم مجالس (میٹنگز) جاری رہتی ہیں۔ جن میں منصوبے کو ترقی پذیر بنانے کیلئے تجاویز دی جاتی ہیں اور ان پر عمل کیا جاتا ہے۔

سعودی حکومت کی طرف سے مبلغین و معلمین کا تقرر

دعوت دین اور صحیح اسلامی عقیدہ اشاعت ہر مسلمان پر لازم اور ضروری ہے جس مسلمان کو جس قدر اسلامی معلومات ہوں انہیں پھیلانے کا حکم قرآنی آیات میں موجود ہے اشاعت اسلام انسانی زندگی کو صحیح بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ انسانوں کی اس دینی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے سعودی حکومت نے مستقل بنیادوں پر اپنے خرچ پر معوثین بھیجنے کا اہتمام کیا، جو مختلف ممالک میں اسلامی مراکز اور مساجد میں دعوت دین کے کام پر مامور ہیں۔ سعودی وزارت مذہبی امور کی زیر نگرانی دو ہزار سے زائد مبلغین اور معلمین جبکہ 93 ممالک میں دعوت اسلامی کے 24 مراکز اس کام کی نگرانی پر مامور ہیں۔ اس کے علاوہ سعودیہ میں غیر سرکاری سطح پر دوسری اسلامی خیراتی تنظیموں کی طرف سے بھی 3884 مبلغین تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جن پر سالانہ 120 ریال خرچ ہوتے ہیں۔ ان سعودی معوثین، مبلغین، معلمین اور دعوتی دفاتر سے کئی اسلامی ممالک، مراکز اور ادارے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ بے شمار دینی مدارس پر ان کی وجہ سے مالی بوجھ کم پڑتا ہے۔ پاکستان میں مکتب الدعوۃ الاسلامیہ کا دفتر سالہا سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے نیز پرائیویٹ اداروں کے دفاتر بھی اس دینی خدمت پر مامور ہیں۔

دعوتی دفاتر کی طرف سے اب ایک نئے پروگرام کا بھی اجراء ہو چکا ہے جس میں ان معوثین کی تربیت اور علمی معیار کو بلند کرنے کی ٹریننگ ہوتی جاتی ہے اور شرعی علوم کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے نئے طریقوں پر منصوبہ بندی بھی کی جاتی ہے۔

ان سعودی معوثین کی علمی سرگرمیوں اور کوششوں کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو دینی

راہنمائی میسر آتی ہے۔ یہ مبعوثین خالص توحید اور قرآن و حدیث کی روشنی میں صحیح عقائد کی دعوت دیتے ہیں ہفتے میں کئی پروگرام مختلف مساجد میں منعقد کرتے ہیں۔ وہ علوم قرآنی اور علوم حدیث ہی کو بنیاد بناتے ہیں لوگوں کی بہت بڑی تعداد مبعوثین کے ہاتھوں پر مشرف بہ اسلام ہوچکی ہے۔ مختلف ممالک میں عربی زبان کی ترویج کا مسئلہ بھی ان مبعوثین کا مرہون منت ہے۔ وہ اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کے ساتھ ساتھ عربی زبان کو بھی عام کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔

علمی اداروں کا قیام

دعوت اسلامی کو پھیلانے کے اہم ذرائع سے ایک ذریعہ مختلف علمی و تعلیمی اداروں اور مراکز کا قیام بھی سعودی حکومت کے پیش نظر رہتا ہے۔ قائم شدہ یہ اسلامی مراکز دینی شخصیات کے پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں ان کی وجہ سے اسلامی فکر اجاگر ہوتی ہے۔ اسلامی اہداف و مقاصد کی تکمیل کیلئے سعودی حکومت بڑے بڑے عالمی اداروں میں مختلف مراکز قائم کر چکی ہے اور اس کی ہمیشہ کوشش رہتی ہے کہ ان کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ قائم کئے گئے چند اداروں کے نام بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں۔

عالمی یونیورسٹیوں میں اسلامی تعلیمات کیلئے چیئرز اور شعبوں کا قیام

تبلیغ اسلام کی غرض سے سعودی حکومت نے پوری دنیا کی یونیورسٹیوں میں اسلامی شعبے قائم کرنے کا اہتمام کیا ہے ان کے قیام میں مالی تعاون بھی کیا چند شعبے جو قائم ہوئے۔

۱۔ کیلی فورنیا یونیورسٹی میں اسلامی چیئر کنگ عبدالعزیزؒ جو کہ سعودی حکومت کے تعاون سے 1984 میں قائم کی گئی۔

۲۔ امریکہ کی معروف ہارورڈ یونیورسٹی میں اسلامک کنگ فہد بن عبدالعزیز چیئر، جس کی بنیاد خادم الحرمین شریفین کے خصوصی تعاون سے 1993 میں رکھی گئی۔

۳۔ کنگ فہد بن عبدالعزیز چیئر فار اسلامک اسٹڈیز بھی ملک فہد حفظہ اللہ کے خصوصی خرچ پر لندن یونیورسٹی میں قائم کی گئی۔

۴۔ شعبہ علوم اسلامیہ نائف بن عبدالعزیز حفظہ اللہ کا اجراء ماسکو یونیورسٹی میں 1416ھ میں ہوا ان مذکورہ شعبہ جات کے ذریعہ اسلامی عقائد و نظریات، اسلامک لاء اور ثقافت اسلامیہ کی تعلیم و تدریس کا کام سرانجام پاتا ہے۔ جن ممالک اور یونیورسٹیوں میں یہ شعبے قائم ہیں وہاں کے لوگ اسلامی تعلیمات سے مستفید ہو رہے ہیں۔ اور اسلام قبول عام حاصل کر رہے ہیں۔

سکولز اور اکیڈمیز کا قیام

سعودی حکومت کی طرف سے بہت سے ممالک میں سکولوں اور اکیڈمیز کا قیام عمل میں لایا گیا جہاں سے مسلمانوں کے بچے اسلامی اخلاق اور اسلامی عقائد کی تربیت پاتے ہیں نیز ان سکولوں اور اکیڈمیوں میں عربی زبان کی تدریس کا کام بھی ہوتا ہے۔ گاہے بگاہے وقتاً فوقتاً عربی ریفریشر کورس ان اداروں اور سکولوں میں منعقد کئے جاتے ہیں جن سے وہاں کے رہائشی عربی زبان کے حوالے سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ ان ریفریشر کورسوں کے ذریعہ اسلامی تعلیمات کی تدریس کا کام بھی ہوتا ہے جن ممالک میں یہ سکولز اور اکیڈمیز قائم ہوچکی ہیں ان میں امریکہ، برطانیہ، المانیہ اور روس شامل ہیں۔ سعودی حکومت ان اکیڈمیوں کے مکمل اخراجات برداشت کرتی ہے۔ چند اکیڈمیوں کے نام ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ واشنگٹن میں اسلامک سعودی اکیڈمی جو 1405ھ میں قائم ہوئی۔

۲۔ کنگ فہد ایجوکیشنل اکیڈمی جو کہ لندن میں 1985ء میں قائم ہوئی۔

۳۔ 1416ھ میں، بون میں کنگ فہد ایجوکیشنل اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

۴۔ ماسکو میں 1412ھ میں کنگ فہد اکیڈمی کا قیام عمل میں لایا گیا۔

مذکورہ تمام اکیڈمیوں نے اسلامی نظریات و عقائد کے پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا اور بہت سے لوگوں نے ان سے اسلامی تربیت کے حوالے سے اس وقت اٹھایا جب انہیں ان اکیڈمیوں میں اسلامی تعلیمات کے حصول کا موقع فراہم کیا گیا۔

اسلامی اداروں اور تحقیقی مراکز کیلئے سعودی تعاون

سعودی حکومت کی طرف سے جو دینی خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں ان میں ایک، اسلامی تحقیقی مراکز اور تعلیمی اداروں کا تعاون اور قیام بھی ہے۔ لہٰذا مختلف معیار کے تعلیمی ادارے مختلف ممالک میں قائم کئے گئے چند ایک کا تذکرہ صرف نام کی حد تک کیا جاتا ہے۔

۱۔ اسلامی یونیورسٹیز ملائشیا، نائجیریا، یوگنڈا، پاکستان، بنگلہ دیش، اور سوڈان میں قائم کی

> سعودی ادارے دوسرے ممالک کے معاملات میں مداخلت کئے بغیر دینی، تبلیغی، اصلاحی اور امدادی پروگرام سرانجام دیتے ہیں ان اداروں کے قیام کے بعد اسلامی تعلیمات اور احکامات عام ہوئے ہیں جس کے اثرات سے لوگ فوج در فوج اسلام میں داخل ہوئے

گئیں۔ جبکہ مندرجہ ذیل تعلیمی اداروں کیلئے مالی تعاون کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ فلسطین یونیورسٹی، امیر عبدالقادر یونیورسٹی، جزائر، جامعہ سلفیہ ہندوستان، زیتونی کالج تیونس، دارالحدیث حسینی، مغرب زہراء کالج سری لنکا، انور اسلامی کالج کیرالا، عائشہ صدیقہ کالج ہندوستان، اور محی الدین کالج نائیجیریا میں ہیں۔

مذکورہ ادارے اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانے کیلئے قائم کئے گئے ہیں جبکہ تاریخی، عمرانی اور تمدنی علوم کے فروغ کیلئے مندرجہ ذیل اسلامی ریسرچ مراکز اور انسٹی ٹیوٹس بھی کام کر رہے ہیں ان میں بعض ادارے یونیورسٹیوں کی زیرنگرانی چل رہے ہیں۔

۱۔معہد علوم العربی ... (امام ... انسٹی ٹیوٹ)

۲۔فرانکفرٹ المانیہ جرمنی

۳۔جون یونیورسٹی، امریکہ

۴۔ڈیوک یونیورسٹی، کارولینی شمالی

۵۔شو یونیورسٹی، متحدہ امریکہ

۶۔ہارورڈ یونیورسٹی، واشنگٹن

۷۔امریکی تعلیمی مرکز واشنگٹن

۸۔ڈی بول یونیورسٹی اور سیراکوز انسٹی ٹیوٹ

۹۔بیکن یونیورسٹی اور بیکن لائبریری

۱۰۔اسلامک ریسرچ سنٹر انڈونیشیا

۱۱۔اسلامک ریسرچ سنٹر، آکسفورڈ یونیورسٹی برطانیہ

ان تعلیمی و تحقیقی مراکز کے علاوہ چند دوسرے سعودی حکومت کے تعاون سے کام کر رہے ہیں جن کی تعداد ایشیا، افریقہ، یورپ، امریکہ اور آسٹریلیا میں 40 سے متجاوز ہے۔ ان کے علاوہ کتنے بلین ریال سینیگال، حال بنگلہ دیش اور یوگنڈا میں تعلیمی اداروں پر سالانہ خرچ کئے جاتے ہیں

سعودی حکومت اور سعودی عوام نے نہ صرف تعلیمی اداروں کے قیام میں تعاون کرتے ہوئے اہل اسلام کی خدمت کی بلکہ ان کے بچوں اور نئی نسل کی تعلیم کے حصول کیلئے اسکالرشپ دے کر ان کی خدمت کی ہے اور تا حال یہ عمل جاری ہے۔ لہٰذا پورے عالم اسلام کی مسلم اقلیات کی نئی نسل سعودی یونیورسٹیوں سے فارغ ہو کر آج پوری دنیا میں خدمت اسلام سرانجام دے رہی ہے۔

دریں اثناء سعودی یونیورسٹیوں سے فارغ ہونے والے بڑی تعداد میں سعودی دعوتی اداروں کی جانب سے مختلف ممالک میں علوم اسلامیہ کو عام کرنے کا کام بھی کر رہے ہیں۔

اسلام کانفرنسز اور مذاکروں کا اہتمام

سعودی حکومت کی اسلامی خدمات کا میدان بہت وسیع اور عام ہے ان کا ایک شعبہ اسلامی

> قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی وہ مضبوط رسی ہے اور سیدھا راستہ ہے جو ہدایات ربانی ہے۔ وہ دراصل خالق کون و مکان کی طرف سے انسانیت کیلئے واضح عربی زبان میں خطاب ہے جس کے پہنچانے کا حکم اس خالق نے دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت نے قرآن مجید کی تعلیمات کا عام کرنے کا خصوصی اہتمام کیا

اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ

ہر سال اسلامک یونیورسٹی (مدینہ منورہ) سو سے زائد ممالک کے طلبہ کو داخلہ دے کر انہیں دینی علوم سے بہرہ ور کرتی ہے اسلامک یونیورسٹی، مدینہ منورہ میں ہر سال 85 فیصد بیرونی طلبہ کو داخلہ دیا جاتا ہے جبکہ پندرہ فیصد سعودی طلبہ کو اس میں داخلہ ملتا ہے۔ سعودی حکومت کی طرف سے ہر طالب علم کو 800 ریال ماہانہ وظیفہ جبکہ آمدورفت کا ہوائی ٹکٹ بھی مفت فراہم کیا جاتا ہے۔ سعودی حکومت سالانہ 29 ملین اور چار سو ریال سے زیادہ رقم ایسے طلبہ پر خرچ کرتی ہے جو کہ غیر سعودی ہوتے ہیں۔ اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ سے فارغ ہونے والے طلبہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ اور آج کوئی ایسا ملک نہیں جہاں اس یونیورسٹی کے فارغ التحصیل دینی دعوت کا کام نہ کر رہے ہوں۔ اسلامک یونیورسٹی کے علاوہ دوسرے سعودی تعلیمی ادارے بھی غیر ملکی مسلم طلبہ کو اسکالرشپ فراہم کرتے ہیں۔

موضوعات پر بحث و تمحیص اور مشاورت کیلئے کانفرنسوں اور مذاکروں کا اہتمام بھی کرتا ہے۔ مختلف اسلامی شخصیات کو مدعو کر کے مسائل کا اسلامی حل تلاش کیا جاتا ہے۔ اسلامی کانفرنسوں کے انعقاد کے اسلامی فکر میں اضافہ ہوتا ہے ان میں سے چند، ان کانفرنسوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کا اہتمام سعودی حکومت نے کیا اور میزبانی کا شرف حاصل کیا۔

1395ھ میں پہلی اسلامی اقتصادیات کی دعوت پر پہلی اسلامک کانفرنس منعقد کی گئی۔

1416ھ میں مسلم اقلیات کانفرنس، ریاض میں ہوئی۔

1408ھ میں مکہ مکرمہ میں تیسری عالمی اسلامک کانفرنس ہوئی جس کا موضوع، دعوت اسلامی اور ترقی کا راستہ تھا۔

چند اسلامی سربراہی کانفرنسیں جو سعودی وزارت مذہبی امور کی زیرنگرانی منعقد ہوئیں ان مذکورہ کانفرنسوں کے علاوہ ہیں جو کہ سعودی حکومت

کے زیر انتظام انعقاد پذیر ہوئیں۔

مذاکروں کا انعقاد

ان کانفرنسوں کے علاوہ چھوٹی سطح پر سعودی عرب میں کئی مقامات پر مذاکرے بھی منعقد ہوئے اور تا حال منعقد ہوتے رہتے ہیں۔ جن میں علمی، تحقیقی ، دعوتی، تربیتی اصلاحی اور معاشرتی موضوعات پر بحث ہوتی ہے ان مذاکروں میں بڑی بڑی قدآور علماء شخصیات حصہ لیتی ہیں چند مذاکروں کا تذکرہ بھی ضروری ہے۔ جو دوسرے ممالک میں منعقد ہوئے۔

1416ھ میں اسلام اور موجود دور کے مسائل کے موضوع پر مذاکرہ المانیہ میں ہوا۔

1415ھ میں مسلم اقلیات کے موضوع پر لندن میں ایک مذاکرہ ہوا۔

1415ھ میں ہی اسلام اور موجودہ دور کے مسائل کے موضوع پر مذاکرہ المانیہ میں ہوا۔

اسلامی محاسن اور خوبیوں کا اجاگر کرنے کی غرض سے بھی سعودی حکومت نے مختلف ممالک میں چند مجالس کا اہتمام کیا۔ مثلا 1418ھ میں جبل طارق کے مقام پر اسلامی تہذیب و تمدن اور انسانیت کے موضوع پر ایک ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا۔ نیز ایسی کئی ورکشاپس خادم الحرمین الشریفین کے نام سے دوسرے کئی مقامات پر منعقد ہوئیں۔

انٹرنیشنل سطح پر نمائشوں میں شرکت اور انکے انعقاد کا اہتمام

اسلامی پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کے جن مذکورہ وسائل کو سعودی حکومت استعمال کرتی ہے اس کے علاوہ وہ شرعی تعلیمات کے پھیلانے کیلئے مختلف ممالک میں قائم کی جانے والی نمائشوں میں بھی شرکت کرتی ہے۔ نمائشوں میں شریک لوگوں میں مفت قرآن مجید کے نسخے تقسیم کئے جاتے ہیں، نیز حرمین شریفین کے تعارف پرمبنی کتب بھی دی جاتی ہیں۔ سعودی وزارت مذہبی امور، سعودی حکومت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ایشیائی ، افریقی اور یورپین ممالک میں 30 نمائشوں میں شرکت کرچکی ہے۔

خدمت انسانیت اور سعودی حکومت

اسلام تکالیف اور مصائب کو دور کرنے اور نفع مند ذرائع کے حصول کا نام ہے اور تکالیف کا دور کرنا اس کے ہاں جلب منفعت پر مقدم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سعودی حکومت جہاں کہیں کسی انسان کو کسی تکلیف و مصیبت میں مبتلا دیکھتی ہے تو وہ اسے اس مصیبت سے نجات دلانے کی سعی کرتی ہے جس کے فوائد اسلام کے عام ہونے کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ بہت سے لوگ صرف اس لئے اسلام لے آئے کہ انہوں نے اہل اسلام کی طرف سے انسانی خدمت کے حوالے سے کی جانے والی کوششوں کو بہتر پایا۔

سعودی حکومت جہاں بھی، کسی صورت میں بھی ، عام انسانوں یا مسلمانوں کو مصائب و آلام میں مبتلا پاتی ہے تو وہ ان کی مدد کیلئے وہاں پہنچ جاتی ہے۔ خادم الحرمین الشریفین نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ سعودی حکومت باہمی ہمدردی اور شفقت و محبت و دوستی کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مظلوم انسانیت کی خدمت کرتی ہے۔ اس مقصد کیلئے غذائی ، ادویاتی اور نقد مالی معاونت جاری رہتی ہے۔ پاکستان ، یمن ، سوڈان ، جذیرہ ، القمر ، بنگلہ دیش ، اردن ، عمان ، بوسنیا ، مصر اور ترکی جیسے دوسرے ممالک میں جب بھی طوفانوں ، زلزلوں اور بارشوں اور سیلابوں کی وجہ سے نقصان ہوتا ہے تو سعودی حکومت فورا ان نقصانات کا ازالہ کرتی ہے۔ سعودی ہوائی راستوں سے جہاز فورا خوراک ، پوشاک اور ادویات لے کر پہنچ جاتے ہیں۔ نیز سعودی حکومت آسان اقساط پر قرض حسنہ بھی فراہم کرتی ہے جس سے اقتصادی اور معاشرتی حالات درست کئے جاتے ہیں۔ تقریبا 35 اسلامی ممالک اس منصوبے سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ جبکہ قرض کی مالیت 8 ہزار ملین ریال تھی۔

کئی سعودی تنظیمیں انسانی ہمدردی کے تحت مظلوم انسانیت کی امداد کیلئے اپنے وفود بھی بھیجتی ہے۔ مثلا رابطہ عالم اسلامی ، ھیئۃ الاغاثۃ الاسلامیہ اور موسسہ الحرمین الخیریۃ وغیرہ ایسی اہم اور بڑی تنظیمیں ہیں ان کے دفاتر تقریبا ہر ملک میں پائے جاتے ہیں اور ہر وقت مظلوم انسانیت کی امداد کیلئے کوشاں رہتے ہیں نیز ندوۃ الشباب تنظیم موتمر عالم اسلامی اور موسسہ اقراء ایسے ادارے ہیں جو حتیٰ المقدور انسانی ہمدردی کا ثبوت دیتے ہیں ان کی جانب سے متاثرہ لوگوں کیلئے خوراک ولباس کے علاوہ ان کے بچوں کو تعلیم دینے اور ان کی اچھی تربیت کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے نصاب کی کتب ارسال کرنا ، اساتذہ کی فراہمی اور دوسری ضروریات و اخراجات وغیرہ ان تنظیموں کی طرف سے پورے کئے جاتے ہیں۔

سعودی حکومت کی ساری اسلامی خدمات کا مقصد صرف یہ ہے کہ اسلام کا بول بالا ہو اور انسانیت کو گمراہی و ضلالت سے بچایا جائے اور مسلمانوں کے مابین باہمی تعاون و ہمدردی کو اجاگر کیا جائے۔ اس کا قطعا یہ مقصد نہیں ہوتا کہ کسی دوسرے کے معاملات میں مداخلت کی جائے۔ خادم الحرمین الشریفین کہتے ہیں کہ ہم ایسے مسلمان ہیں جو لڑائی و جھگڑے فرقہ واریت اور انتشار کے داعی نہیں ہیں ہم تو اسلامی وحدت اور اتفاق کے خواہشمند ہیں جس میں ہرگز تخریب و انتشار سے پیار نہیں۔ ہم تو تعمیر و ترقی کے آرزومند ہیں۔ انسانوں کی عزت و ناموس اور ترقی کا راز اسلامی احکام پر عمل کرنے میں ہے۔